تذکرۃ الاولیاء

مؤلفین

محمد اسلم گِل
میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمنؔ
صدر: اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی

ناشر

اماّں جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

www.star.edu.pk

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

ترجمہ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے، جیسی ہمارا ربّ چاہتا اور پسند کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

ترجمہ

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے
پس تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو تیری شان کے مناسب ہے
اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہے
بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت طلب کی جائے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تذکرۃ الاولیاء

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور قیامت تک دُرود و سلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل و اولاد پر اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مومنین اور مومنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ اِن کا اتباع کرنے والے ہیں۔

زیر نظر کتاب میں "تذکرۃ الاولیاء" میں اولیاء اللہ کی پاکیزہ زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات قلمبند کئے گئے ہیں، اللہ جل شانہٗ کی ذاتِ عالی سے اُمید ہے کہ یہ واقعات اہل ایمان کو نفع دیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ایمان والوں کو دوست رکھتا ہے۔ حضور اقدس ﷺ سے صحیح حدیث میں اللہ جل شانہٗ کا یہ ارشاد وارد ہوا ہے کہ جو شخص میری طرف چل کر آتا ہے، میں اُس کی طرف دوڑ کر چلتا ہوں اور جو میری طرف ایک بالشت قریب ہوتا ہے، میں اُس کی طرف ایک باع (یعنی دو ہاتھ) قریب ہوتا ہوں۔

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ ایک شخص سے دریافت کیا کہ کیا تُو اللہ تعالیٰ کا ولی بننا چاہتا ہے؟ اُس نے کہا، ضرور بننا چاہتا ہوں۔ آپؒ نے فرمایا کہ دُنیا اور آخرت کی کسی چیز میں بھی رغبت نہ کر اور اپنے آپ کو صرف اللہ جل شانہٗ کے لئے خاص کر لے اور تُو ہمہ تن اِس کی طرف متوجہ ہو جا، تا کہ وہ بھی ہمہ تن تیری طرف متوجہ ہو جائے اور تجھے اپنا ولی بنا لے۔

الحمدللہ!

اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکامات کو حضور اقدس ﷺ کے طریقوں سے پورا کرنا اللہ تبارک وتعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بنتا ہے اور اس سے اللہ پاک کا تعلق نصیب ہوتا ہے۔ درحقیقت جس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذاتِ عالی تمام خوبیوں اور اعلیٰ وارفع صفات کی مالک ہے، اُس کے شایانِ شان نہ ہماری عبادات ہیں اور نہ اعمال۔ اسی لئے اکابرین نے تحریر فرمایا ہے کہ مدارِ نجات اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت ہے، نہ کہ اعمال۔ اللہ جل شانہٗ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ربّ ہمیں اپنی اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کی سچی محبت نصیب فرمائے ، دین پر استقامت عطا فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔

آمین یاربّ العالمین

بوسیلۃ نبیک سیّدالمرسلین وخاتم النبیین ورحمۃللعالمین ﷺ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خشیتِ الٰہی

عباسی خلیفہ محمد مہدی رحمۃ اللہ علیہ شاہی جاہ وجلال کے باوجود اللہ جل شانہٗ سے بہت ڈرتے تھے، ایک مرتبہ اُن کے زمانہ خلافت میں ہوا کا اتنا سخت طوفان آیا کہ معلوم ہوتا تھا کہ حشر برپا ہوجائے گا، اُنہیں تلاش کیا گیا تو دیکھا کہ وہ اپنے رُخساروں کو زمین پر رکھے ہوئے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور آہ وزاری کررہے ہیں اور یہ دُعا مانگ رہے ہیں:

اے اللہ! اپنے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کی اُمت کی حفاظت فرما

اے اللہ! ہمارے دُشمنوں کو ہماری تباہی پر ہنسنے کا موقع نہ دے،

اے اللہ! اگر تُو نے میرے گناہوں کی پاداش میں عالَم کی گرفت کی ہے تو یہ پیشانی تیرے حضور میں حاضر ہے۔

تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ ہوا کا طوفان تھم گیا اور وہ حالت جاتی رہی۔

(بحوالہ: تاریخ طبری، جلد ۶، ص ۳۹۲)

محبتِ رسول ﷺ

عباسی خلیفہ محمد مہدی رحمۃ اللہ علیہ (جن کا اوپر بھی واقعہ گزرا ہے) کو سیّد الانبیاء والمرسلین حضور اقدس ﷺ کی ذاتِ بابرکات سے اس قدر عقیدت و

محبت تھی کہ وہ آپ ﷺ کی جانب کسی چیز کی جھوٹی نسبت کا بھی بڑا احترام کرتے تھے۔تاریخ بغداد میں ایک واقعہ لکھا ہے،جس سے اس کا اظہار ہوتا ہے:

''ایک مرتبہ محمد مہدی نے دربارِ عام کیا تو ایک شخص رومال میں ایک جوتا لپیٹ کر لایا اور کہا!امیر المؤمنین! یہ حضور اقدس ﷺ کی نعل (جوتا) مبارک ہے، آپ کی خدمت میں ہدیہ کے لئے لایا ہوں،محمد مہدی نے اسے لے کر بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا اور اِس شخص کو دس ہزار درہم عطا کئے۔اس کے جانے کے بعد محمد مہدی نے حاضرین سے کہا!میں جانتا ہوں کہ اس جوتے پر حضور اقدس ﷺ کی نگاہ بھی نہیں پڑی، پہننا تو دُور کی بات ہے،لیکن میں نے اِس کو صرف اس لئے لے لیا کہ وہ شخص کہتا پھرتا کہ میں امیر المؤمنین کے پاس حضور اقدس ﷺ کا جوتا مبارک لے گیا اور اُنہوں نے واپس کردیا،اس صورت میں اِس کی تصدیق کرنے والے زیادہ ہوتے اور مدافعت کرنے والے کم''۔

(بحوالہ: تاریخ بغداد، جلد ۵، ص ۲۹۴)

حضرت امام ابو حنیفہؒ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ

حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

میں یعنی علی بن عثمان الجلابی ملک شام میں مسجد نبوی (علی صاحبہ الصلوۃ والسلام) کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک کے سرہانے سویا ہوا تھا،خواب میں دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ میں ہوں اور حضور اقدس ﷺ باب بنی شیبہ سے

تشریف لا رہے ہیں اور آپ ﷺ نے ایک بوڑھے شخص کو اس طرح سے گود میں لیا ہوا ہے، جیسا کہ پیار سے بچوں کو گود میں لیتے ہیں۔ میں نے فرطِ محبت سے دوڑ کر حضور اقدس ﷺ کے دست و پا کو بوسہ دیا، میں اس حیرت و تعجب میں تھا کہ یہ بڑے میاں کون ہیں اور یہ کیا حالت ہے؟ حضور اقدس ﷺ کو اپنی معجزانہ شان سے میری باطنی حالت اور میرے اس خیال کا علم ہو گیا۔ اِس پر آپ ﷺ نے فرمایا!

یہ تمہارے اور تمہارے ہموطنوں کے امام ہیں (یعنی امام ابو حنیفہؒ)

مجھے مع اپنے ہموطنوں کے اس خواب سے بڑی اُمید قائم ہو گئی۔ اس خواب سے مجھ پر یہ بھی واضح ہوا کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ اُن بلند مرتبہ لوگوں میں سے ہیں جو اوصافِ طبع سے فانی اور احکام شریعت سے باقی اور شریعت کے ساتھ قائم ہیں۔ اس لئے کہ (اوصافِ طبع سے آپؒ کو نکال کر) لے جانے والے خود پیغمبر ﷺ ہیں، اگر امام ابو حنیفہؒ خود جانے والے ہوتے تو باقی الصفت ہوتے اور باقی الصفت (کے لئے دو میں سے ایک صورت ضروری ہے) یا وہ مخطی ہوتا ہے یا مصیب لیکن چونکہ آپ کو لے جانے والے خود پیغمبر ﷺ کی صفتِ بقا کے ساتھ باقی ہوئے اور چونکہ پیغمبر ﷺ سے خطاء کا صدور نا ممکن ہے تو ایسے ہی جو شخص آپ ﷺ کے ساتھ قائم ہو گا، اُس سے بھی خطا سرزد نہ ہو گی اور یہ ایک لطیف رمز ہے۔

(بحوالہ: کشف المحجوب، ص ۱۲۹)

حضرت امام ابوحنیفہؒ کی گستاخی کا انجام

حضرت مولانا عبدالجبار غزنویؒ کے درسِ بخاری میں ایک طالب علم نے حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ کہہ دیا کہ امام ابوحنیفہؒ کو پندرہ حدیثیں یاد تھیں اور مجھے اُن سے زیادہ حدیثیں یاد ہیں۔

مولانا عبدالجبار غزنویؒ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہوگیا، اُنہوں نے اِس طالب علم کو حلقہ درس سے نکال دیا اور مدرسہ سے بھی خارج کر دیا۔ زبان سے یہ الفاظ نکلے!

''اس شخص کا خاتمہ دین حق پر نہیں ہوگا''۔

ایک ہفتہ نہیں گزرا ہوگا کہ معلوم ہوا کہ وہ طالب مرتد ہوگیا ہے۔

(بحوالہ: جواہر پارے، جلد۲)

حضرت پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو لوگوں نے دیکھا کہ کعبہ شریف میں کنکریوں پر سر رکھے ہوئے یہ مناجات کر رہے تھے:

اے میرے مالک! مجھے بخش دے اور اگر میں سزا کے لائق ہوں

تو قیامت کے دِن مجھ کو اندھا کر کے اُٹھانا تا کہ تیرے نیک

بندوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوؤں۔

(بحوالہ: گلستان سعدی: ص ٦٧)

سلطانی میں درویشی

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے پہلے یہ وصیت کی تھی:

''میرے جنازہ کی نماز ایسا شخص پڑھائے جو ہمیشہ عفیف رہا ہو (کبھی بدکاری نہ کی ہو)، عصر کی سنتیں قضا نہ کی ہوں اور ہمیشہ نماز باجماعت میں تکبیر اولیٰ سے شریک رہا ہو''۔

نمازِ جنازہ کے وقت جب اس وصیت کا اعلان کیا گیا تو سلطان شمس الدین التمش نے بھی اِس کو سنا اور تھوڑی دیر خاموش رہا کہ کسی بزرگ کو یہ سعادت حاصل ہو، لیکن جب کسی نے امامت کے لئے سبقت نہیں کی تو وہ یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے:

''میری خواہش تو یہی تھی کہ میرے حال سے کسی کو واقفیت نہ ہو، لیکن خواجہؒ کے حکم کے آگے کوئی چارہ نہیں''۔

سلطان شمس الدین التمش نے جنازہ کی نماز پڑھائی اور ایک طرف تو اپنے کاندھے پر جنازہ اُٹھایا اور بقیہ تین طرف اولیاء اللہ اپنے اپنے کاندھوں پر

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے جسد مبارک کو مدفن تک لے گئے۔ (بحوالہ: ہندوستان کی بزم رفتہ کی سچی کہانیاں، جلد ۱، ص ۴۹)

الشیخ اسماعیل بن نورالدین زنگیؒ

سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اپنے تقویٰ وطہارت، خوف وخشیت اور عدل وانصاف کی بناء پر مشہور ومعروف تھے۔ سلاطین اسلام میں آپ کی شخصیت بہت سی خوبیوں کی بناء پر ممتاز ہے۔ آپؒ کے ایک صاحبزادے کا نام اسماعیل تھا، وہ بھی اپنے والد محترم کی طرح اچھائیوں میں معروف تھے، اُن کا لقب ہی ''الملک الصالح ''تھا، بالکل نوجوان تھے، صرف 19 برس کی عمر تھی کہ مرض قولنج کا شکار ہو گئے۔ اطباء نے یہ تجویز پیش کی کہ تھوڑی سی شراب استعمال کر لیں، مرض کا ازالہ ہو جائے گا۔ بہت سے طبیب اصرار کر رہے تھے، مگر نوجوان شہزادے نے کہا کہ میں فقہاء کرام سے جب تک نہ پوچھ لوں گا، یہ نہ کروں گا۔ آخر فقہاء بلائے گئے، اکثر نے بالاتفاق جواز کا فتویٰ دیا۔ شہزادے نے یہ سن کر سوال کیا کہ اگر میری موت کی مقررہ مدت آچکی ہے تو شراب پینے سے کیا وہ ٹل جائے گی؟ جواب دیا گیا نہیں، شہزادے نے کہا:

وَاللّٰہِ لَا لَقِیْتُ اللّٰہَ وَقَدْ فَعَلْتُ مَا حَرَّمَ عَلَیَّ

ترجمہ: ''اللہ کی قسم! میں ایسی چیز استعمال کر کے اللہ جل شانہٗ سے ملاقات نہیں کروں گا، جسے اُس نے مجھ پر حرام قرار دیا ہے''۔

شہزادے کا وصال ہو گیا لیکن اِس نوجوان نے شراب کو منہ نہیں لگایا۔

(بحوالہ: جواہر پارے، جلد۲)

سلطان محمود غزنویؒ

سلطان محمود غزنویؒ نے جب ہندوستان کو فتح کیا اور سومنات کا مندر توڑا تو تمام بت توڑ ڈالے، جب سب سے بڑا بُت تھا، اُس کو بھی توڑنا چاہا تو پجاری بہت روئے، منت سماجت کی اور کہا کہ اِس کے برابر ہم سے سونا لے لیا جائے اور اِس بت کو نہ توڑا جائے۔ سلطان محمود غزنویؒ نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا، سب نے کہا کہ ہم کو فتح ہو ہی چکی ہے، اب ایک بت کے چھوڑ دینے سے ہمارا کیا جاتا ہے، اس قدر مال ملتا ہے کہ لشکر اسلام کے کام آئے گا، چھوڑ دینا چاہیے۔ مجلس میں سیّد سالار مسعود غازی بھی تھے، اُنہوں نے فرمایا!

"یہ بت فروشی ہے۔ اب تک بادشاہ بت شکن مشہور تھا، لیکن اگر بت نہ توڑنے کے عوض مال لے لیا تو بادشاہ بت فروش کہلائے گا"۔

سلطان محمود غزنویؒ کو یہ بات لگ گئی، مگر کوئی فیصلہ نہ کر پائے۔

دوپہر کو آرام فرما رہے تھے کہ خواب میں دیکھا کہ میدانِ حشر ہے اور ایک فرشتہ اُن کو دوزخ کی طرف یہ کہہ کر کھینچتا ہے کہ یہ بت فروش ہے، دوسرے فرشتے نے کہا کہ نہیں یہ بت شکن ہے، اس کو جنت میں لے جاؤ۔

اتنے میں آنکھ کھل گئی، فوراً حکم دیا کہ بت توڑ ڈالا جائے، جب بت توڑا گیا

تو اس بت کے پیٹ میں بے شمار جواہرات بھرے ہوئے نکلے۔ سلطانؒ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ (بحوالہ: جواہر پارے، جلد ۲)

حضرت شقیق بلخیؒ

حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے اولیاء کبار میں سے ہوئے ہیں۔ آپؒ حضرت ابراہیم ادہمؒ کے معاصر، حضرت حاتم اصم بلخیؒ کے اُستاد اور حضرت امام زفرؒ کے شاگرد تھے۔ حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ کی توبہ کا سبب یہ بیان کیا ہے:

ایک مرتبہ بلخ میں شدید قحط نمودار ہوا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ لوگ ایک دوسرے کو مار کر کھانے لگے۔ اس حالت میں آپؒ نے ایک غلام کو بازار میں خوش وخرم ہنستے ہوئے دیکھا، آپؒ نے اُس سے فرمایا!

اے غلام! یہ کون سا خوشی کا موقع ہے، کیا تو خلقت کو بھوک سے مرتا ہوا نہیں دیکھ رہا؟

غلام نے کہا! مجھے کیا فکر، میں ایک ایسے شخص کا غلام ہوں جس کی ملکیت میں ایک گاؤں ہے اور ڈھیروں غلہ اُس کے پاس ہے، وہ مجھے بھوکا نہیں رکھے گا۔ یہ سن کر آپؒ کے دل پر چوٹ لگی، عرض کیا:

''یا الٰہی! یہ ایک امیر شخص کا غلام اس قدر خوش ہے.....
تُو تو مالک الملک اور روزی رساں ہے، تیرے ہوتے ہوئے
ہم کیوں فکر کریں''۔

اُسی وقت آپ نے دُنیاوی کاموں کو خیر باد کہا اور سچی توبہ کرکے راہِ حق کی جستجو میں لگ گئے اور توکل میں حدِ کمال کو پہنچے۔

آپؒ اکثر فرمایا کرتے تھے:

''میں ایک غلام کا شاگرد ہوں''۔

(بحوالہ: تذکرۃ الاولیاء، فارسی، جلد ا، ص ۱۸۱)

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے سفرِ حج میں صرف ایک ماہ میں پورا قرآن حکیم حفظ کرلیا تھا۔ قصہ یہ ہوا کہ آپ جب حج کے لئے تشریف لے جارہے تھے تو سمندر میں بحری جہاز میں رمضان شریف کا چاند دیکھا گیا، نمازِ تراویح پڑھانے کے لئے کوئی بھی حافظِ قرآن نہ تھا، خود مولانا بھی حافظ نہ تھے، مگر لوگوں کے اصرار پر حضرت نانوتوی ایک پارہ دِن میں حفظ فرماتے اور رات کو تراویح میں سنا دیا کرتے تھے، اس طرح پورا قرآن پاک یاد کرکے سنا دیا۔

(بحوالہ: سوانح قاسمی مرتبہ مولانا محمد یعقوب نانوتوی)

مولانا محمد علی مونگیریؒ

مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے، صوبہ بہار سے تعلق رکھتے تھے، آپ کا زیادہ وقت وظائف، عبادات اور مجاہدات میں گزرتا تھا۔ انہیں کئی بار خواب میں رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایک مرتبہ آپ کو سرکارِ دو عالم ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی، انہوں نے نہایت ادب واحترام سے صلوٰۃ وسلام پیش کیا، حضور اقدس ﷺ نے ان سے فرمایا!

"محمد علی! تم وظیفے پڑھنے میں مشغول ہو اور قادیانی میری ختم نبوت کی تخریب کر رہے ہیں، تم ختم نبوت کی حفاظت اور قادیانیت کی تردید کرو"۔

مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے، اس مبارک خواب کے بعد نماز فرض، تہجد اور دُرود شریف کے علاوہ تمام وظائف ترک کر دیئے، دن رات ختم نبوت کے کام میں منہمک ہو گیا۔

(بحوالہ: رحمۃ للعالمین ﷺ اور امن عالم)

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حجاز کے مبارک

سفر میں مکہ معظمہ 1890ء میں میری ملاقات حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی، جو صاحب کشف بزرگ تھے، انہوں نے مجھے شدید اصرار اور تاکید سے حکم دیا کہ عنقریب ہندوستان میں ایک فتنہ (فتنہ قادیانیت) ظاہر ہونے والا ہے، لہٰذا تم وطن واپس چلے جاؤ، تم اگر بالفرض اپنے گھر میں بیٹھے بھی رہے تو یہ فتنہ ترقی نہ کر سکے گا، علماءِ عصر کے عقائد محفوظ رہیں گے اور اس طرح ملک میں امن رہے گا، چنانچہ میں پورے وثوق کے ساتھ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے اس کشف کو مرزا غلام احمد قادیانی کے فتنہ سے تعبیر کرتا ہوں اور حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی خواب میں رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی، جس میں آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا!

”مرزا قادیانی غلط تاویل کی قینچی سے میری احادیث کے ٹکڑے ٹکڑے کر رہا اور تو خاموش ہے“۔

(بحوالہ: رحمۃ للعالمین ﷺ اور امن عالم)

حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا اعزاز

حضرت مولانا رسول خانؒ نے جو بہت بڑے محدث تھے، فرمایا کہ ایک خواب میں سیّد الانبیاء والمرسلین، حضرت محمد ﷺ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں تشریف فرما تھے، آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک سنہری طشت میں

ایک دستار مبارک لائی گئی، حضور اقدس ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا!

"اُٹھو اور میرے بیٹے عطاء اللہ شاہ بخاری کے سر پر (دستار) باندھ دو، میں اس سے خوش ہوں کہ اس نے میری ختم نبوت کے لئے بہت سارا کام کیا ہے"۔

(بحوالہ: رحمۃ للعالمین ﷺ اور امن عالم)

حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ حجاز مقدس میں تھے اور حضرت کا ارادہ تھا کہ بقیہ عمر دیارِ حبیب ﷺ میں ہی گزاروں، لیکن ایک رات رحمۃ للعالمین، سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، حضرت محمد ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی اور حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"مدینہ طیبہ سے میری زیارت کے بعد پاکستان جانا، وہاں میری نبوت پر کتے لپکے ہوئے ہیں، تم بھی اس کی حفاظت کرو اور عطاء اللہ شاہ بخاری کو میرا سلام پہنچا کر کہہ دینا کہ وہ اسی کام پر ڈٹا رہے"۔

چنانچہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کا جب یہ پیغام ملا تو کچھ عرصہ کے بعد دہلی دروازہ لاہور میں امیر شریعت حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی ختم نبوت کے موضوع پر تقریر ہوئی، تقریر کے دوران میں ایک بار

والہانہ جھوم کر فرمایا، میں تو پہلے ہی اللہ تعالیٰ شانہٗ کے فضل سے باز آنے والا نہیں تھا، مگر اب تو ''سوہنے'' یعنی محبوب ﷺ کا پیغام آ گیا ہے، ہاں! ہاں! میرا سب کچھ ختم نبوت کی حفاظت پر قربان ہو جائے تو پرواہ نہیں۔

(بحوالہ: رحمۃ للعالمین ﷺ اور امن عالم)

لمحہ فکریہ

الحمدللہ!

اولیاءاللہ کے واقعات کو شمار کیا جائے تو سینکڑوں جلدیں تحریر کی جا سکتی ہیں، لیکن یہاں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات کے ساتھ اپنے رسالے کو ختم کرتا ہوں۔ احیاء العلوم، جلد ۴ کے صفحہ نمبر ۵۰۸ پر لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو اُن کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اللہ جل شانہٗ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔

حضرتؒ نے فرمایا!

﴿ترجمہ﴾

سارے علوم و حقائق وغیرہ فنا ہو گئے، یہاں کچھ کام نہ آئے اگر کچھ کام آئیں تو صرف وہ چھوٹی چھوٹی رکعتیں کام آئیں جو میں آدھی رات کو پڑھا کرتا تھا،

یعنی ''تہجد'' میں۔ (بحوالہ: احیاء العلوم)

اسی طرح

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے اُن کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟

اُنہوں نے فرمایا!

جب میری اللہ جل شانہٗ کے حضور پیشی ہوئی تو مجھ سے پوچھا گیا!

اے بایزید! کیا لائے؟

میں نے سوچا کہ نماز، روزہ وغیرہ سب اعمال تو اس قابل نہیں کہ پیش کروں، البتہ ایمان تو بفضلہٖ تعالیٰ ہے، اس لئے میں نے عرض کیا!

'' توحید ''

ارشادِ عالی ہوا!

دُودھ والی بات یاد نہیں؟

قصہ یہ ہوا تھا کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک رات پیٹ میں درد ہوا تو اُن کی زبان سے نکل گیا!

'' دُودھ پیا تھا، اِس سے درد ہو گیا ''

اِس پر فرمایا گیا!

درد کو دُودھ کی طرف منسوب کیا اور فاعلِ حقیقی کو بھول گئے،

پھر ارشادِ عالی ہوا!

اب بتلاؤ کیا لائے؟

حضرت بایزید بسطامیؒ نے عرض کیا،

اے اللہ! کچھ نہیں۔

ارشادِ عالی ہوا!

"ایک عمل تمہارا ہم کو پسند آیا، اس کی وجہ سے بخشتے ہیں،
ایک مرتبہ ایک بلی کا بچہ سردی میں مر رہا تھا،
تم نے اِس کو لے کر اپنے پاس لٹا لیا تھا"۔

(بحوالہ: وعظ احسان الاسلام، ص ۱۴)

الحمدللہ!

اللہ جل شانہٗ کو راضی کرنے کا واحد راستہ اللہ پاک کے احکام کو اُس کے آخری رسول، حضرت محمد ﷺ کے طریقوں سے پورا کرنا ہے۔لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم ہر کام کرنے سے پہلے یہ دیکھیں کہ اس کام میں میرے اللہ کا کیا حکم ہے؟..... میرے آقا، حضور اقدس ﷺ کا کیا طریقہ ہے؟..... یہ کام میں کس کو خوش کرنے کے لئے کر رہا ہوں؟

ہم ہر آن، ہر گھڑی اپنے ربّ کو راضی کرنے میں لگے رہیں اور اپنے آقا، حضور اقدس ﷺ کا دامن نہ چھوڑیں، آپ ﷺ کے مبارک طریقوں میں ہی کامیابی

ہے۔خود بھی اس پر عمل کریں اور اپنے متعلقین کو بھی دعوت دیں۔اللہ جل شانہٗ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ربّ ہمارے گناہوں سے درگذر فرما کر ہمیں معاف فرمائے ،اپنی ذات عالی کو تعلق نصیب فرمائے، ساری انسانیت کو کامل ہدایت نصیب فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔

آمین یاربّ العالمین

بوسیلة نبیک سیّدالمرسلین وخاتم النبیین ورحمةللعالمین ﷺ

وَاٰخِرُ دَعْوٰ نَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَا لَمِیْنَ

وَالصَّلوٰ ةُ وَالسَّلَا مُ عَلیٰ رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحا بِهٖ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْ حَمَ الرَّ احِمِیْنَ